Regd. S. No. 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳
رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا
روزنامہ

المصلح

جمعرات
۱۸ ربیع الاول ۱۳۷۳ھ
ایڈیٹر:- عبد القادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۲۶ نبوت ۱۳۳۲ھ ش | ۲۶ نومبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۹۸

خدا سے دُعا مانگو کہ وہ دنیا کی حالت سدھارنے میں ہماری مدد کرے

امریکی باشندوں سے صدر آئزن ہاور کی اپیل

واشنگٹن ۲۵ نومبر۔ امریکہ کے صدر مسٹر آئزن ہاور نے امریکہ کے تمام باشندوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ خدا کے حضور خصوصیت سے یہ دعا کریں کہ وہ دنیا کی حالت سدھارنے میں اہل امریکہ کی مدد کرے۔ دعا کے لئے صدر آئزن ہاور نے ۲۶ نومبر کا دن مقرر کیا ہے۔ اس روز امریکہ کے باشندے کوریا میں جنگ بند ہونے پر خدا کا شکر بجا لائیں گے۔ یاد رہے کوریا میں امسال ۲۷ جولائی کو عارضی صلح کے معاہدے پر دستخط ہوئے تھے۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

لاہور ۲۳ نومبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ سر درد ہے اور پیٹ میں بھی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزاماً دعائیں جاری رکھیں۔

پنڈت نہرو کو صدر آئزن ہاور اور گورنر جنرل پاکستان کے واضح بیانات کو صحیح تسلیم کر لینا چاہئے

پاکستان اور امریکہ کے درمیان فوجی معاہدے سے متعلق قیاس آرائیوں پر لارڈ سوئنٹن کا بیان

کولمبو ۲۵ نومبر۔ برطانیہ کے امور دولت مشترکہ کے وزیر لارڈ سوئنٹن نے کہا ہے کہ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو امریکہ کے صدر مسٹر آئزن ہاور اور پاکستان کے گورنر جنرل جناب غلام محمد کے ان واضح بیانات کو صحیح تسلیم کر لینا چاہئے۔ کہ امریکہ اور پاکستان کے درمیان کسی متوقع فوجی معاہدے کے بارے میں کوئی بات چیت نہیں ہوئی ہے۔ لارڈ سوئنٹن نے کل کولمبو میں پنڈت نہرو کے خدشات کا ذکر کرتے ہوئے یہ بیان دیا۔ انہوں نے کہا ویسے میں اس بات کا مخالف ہوں کہ کوئی ملک کسی دوسرے ملک کے اپنے معاملات میں دخل دے۔ یاد رہے پچھلے دنوں جب یہ خبریں چھپی تھیں کہ پاکستان اور امریکہ کے درمیان فوجی معاہدہ کرنے کے بارے میں بات چیت ہو رہی تھی۔ تو بھارتی وزیر اعظم نے اس پر سخت تشویش کا اظہار کیا تھا۔

ڈھاکہ ۲۵ نومبر۔ مشرقی پاکستان میں اب تک ۴ لاکھ ۴۲ ہزار سے بھی زیادہ مہاجرین آباد کئے جا چکے ہیں۔

برطانیہ کی طرف سے ایک اور احتجاج

لنڈن ۲۵ نومبر۔ برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے آج انکشاف کیا کہ علاقہ سویز میں مصر کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کے خلاف برطانیہ نے مصر سے پھر احتجاج کیا ہے ترجمان نے اس احتجاج کے بارے میں حکومت مصر کا ردعمل بتانے سے انکار کر دیا۔

حکومت روس کے نام مغربی طاقتوں کے نئے مراسلے

ماسکو ۲۵ نومبر۔ برطانیہ فرانس اور امریکہ کے سفیروں نے آج مسئلہ آسٹریا کے بارے میں اپنی اپنی حکومتوں کے مراسلے یہاں روس کے وزیر خارجہ ایم مولوٹوف کے حوالے کر دیئے۔

اس سال پاکستان میں پٹ سن کی صورت حال تسلی بخش ہے

گذشتہ جولائی سے قیمتیں اعلیٰ سطح پر برقرار چلی آ رہی ہیں

کراچی ۲۵ نومبر۔ اس سال پٹ سن کی صورت حال چنداں مایوس کن نہیں ہے۔ کیونکہ جولائی ۱۹۵۳ء کے بعد سے قیمتوں میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ اور انہیں ایک خاص حد تک برقرار رکھنے میں حکومت کامیاب رہی ہے۔ اس نئی صورت حال کی وجہ یہ ہے کہ طے شدہ پالیسی کے مطابق اس سال پٹ سن کی پیداوار کو مقررہ حد سے بڑھنے نہیں دیا گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ گذشتہ سال سرد بازاری کے باعث جو ناخوشگوار حالات رونما ہوئے تھے۔ ان کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت نے سال رواں کے واسطے پٹ سن کی کاشت کے رقبہ میں کمی کر دی تھی۔ جس کی وجہ سے گذشتہ سالوں کی نسبت اس مرتبہ زیر کاشت رقبے میں تقریباً ۲۰ لاکھ ایکڑ کی کمی رہی۔ خیال ہے کہ اس سال برآمد کے لئے ۵۰ لاکھ گانٹھیں بچ رہیں گی اور ان کی فروخت میں کسی قسم کی دقت پیش نہیں آئے گی۔ ۵۴-۱۹۵۳ء کی پیداوار کا اندازہ ۲۵ لاکھ گانٹھ کے لگ بھگ ہے۔ تقریباً ۲۸ لاکھ گانٹھیں پچھلے سال کی بچی ہوئی ہیں۔ اس طرح کل ۵۳ لاکھ گانٹھیں ہو نگی۔ ان میں سے ۴ لاکھ گانٹھیں مقامی کارخانوں میں کھپ جائیں گی۔ باقی ماندہ پٹ سن کے خریداروں میں ہندوستان، فرانس، جرمنی، برطانیہ اسپین اور جاپان شامل ہیں۔ یاد رہے گذشتہ سال پاکستان نے پٹ سن کی ۴۰ لاکھ گانٹھیں غیر ملکوں کو برآمد کی تھیں۔

کشمیر جنوبی ایشیا میں ایک آتش فشاں پہاڑ کی حیثیت رکھتا ہے

مسئلہ کشمیر کے متعلق ایک ترک خاتون مس قنتور مان کے تاثرات

استنبول (تاخیر سے موصول شدہ) مس پریہان قنتور مان نے "جمہوریت" کی اشاعت مورخہ یکم نومبر میں "کشمیر میں ایک خطرناک سفر" کے زیر عنوان ایک مقالہ لکھا ہے۔ جس میں وہ رقمطراز ہیں۔ "آج ہندوستان کشمیر پر حکومت کر رہا ہے۔ اور اپنی اس حیثیت کو کھونا نہیں چاہتا۔ اسے اندیشہ ہے کہ اگر کبھی استصواب رائے عامہ کیا گیا تو مسلمان جن کی کشمیر میں ۸۰ فیصدی آبادی ہے پاکستان کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کریں گے۔ پنڈت نہرو کا کہنا ہے کہ اگر پاکستان نے کشمیر کے حصول کے لئے جنگ کی تو ہندوستان کے ۴ کروڑ مسلمانوں کی زندگیوں کا تحفظ نہیں کیا جا سکتا۔ موصوفہ نے آگے چل کر لکھا ہے۔ شیخ عبد اللہ کی معزولی سے لوگوں میں بغاوت پھیل گئی ہے۔ اگرچہ ہندوستان اس بات کی تردید کرتا ہے کہ شہریوں اور پولیس کے درمیان جو تصادم ہوا تھا۔ اس میں ۸۰۰ سے لے کر ۰۰۰ ... آٹھ کشمیری ہلاک ہوئے۔ لیکن ہم جانتے نہیں کہ حقیقت کیا ہے۔ شیخ عبد اللہ کی معزولی کے بعد ہندوستان نے کشمیر کے حالات پر راز داری کا پردہ ڈال دیا۔ بیرونی اخبارات کے کسی نمائندہ کو ریاست میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اور اب بھی صورت حال یہی ہے۔ مس قنتور مان آخر میں کہتی ہیں۔ "کشمیر جنوبی ایشیا میں ایک آتش فشاں پہاڑ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جو کسی وقت بھی پھٹ سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ممالک جو ہندوستان اور پاکستان سے دور واقع ہیں۔ مسئلہ کشمیر کو ثانوی اہمیت دیں۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ایک زمانہ میں کوریا بھی ایک ایسا علاقہ تھا۔ جسے بہت کم لوگ جانتے تھے۔

چین میں تین امریکیوں کے خلاف جاسوسی کے الزام میں مقدمہ

ہانگ کانگ ۲۵ نومبر چین کی عوامی حکومت نے گذشتہ مارچ میں تین امریکی باشندوں کو گرفتار کیا تھا۔ اب انہیں پیکنگ کے جیل خانہ میں منتقل کیا جا رہا ہے۔ جہاں ان پر جاسوسی کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا یہ تینوں اخبار نویس ہیں ان کے مقدمہ کی سماعت ایک مشترکہ عدالت کرے گی۔ جو ۴ پبلک سیکیورٹی بیورو۔ ملٹری کورٹ اور سپریم پیپلز کورٹ کے نمائندوں پر مشتمل ہو گی۔

عرب اسرائیل کے ساتھ گفت و شنید پر کبھی راضی نہ ہوں گے

لنڈن ۲۵ نومبر۔ اردن کے لنڈنی سفارت خانے کے منصور سواد نے کل اس تجویز کو مسترد کر دیا۔ کہ باہمی مذاکرات سے عربوں اور یہودیوں کے اختلافات ختم ہو سکتے ہیں بعد الاں دونوں ملک ایک ہمہ گیر معاہدۂ امن مرتب کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہمارے نزدیک یہ چیز عربوں کے لئے انتہائی خطرناک ہے اور ان کے ساتھ سراسر ناانصافی پر دلالت کرتی ہے کون نہیں جانتا کہ اسرائیل کی مملکت اقوام متحدہ کے ایک فیصلے کی بنا پر معرض وجود میں آئی ہے۔ اس کے باوجود یہودی اقوام متحدہ کی قراردادوں اور فیصلوں کو برابر ٹھکراتے چلے آ رہے ہیں اور عمداً فلسطین کے بعض *

* حصوں پر غیر آئینی طریق پر حکمرانی کر رہے ہیں۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے حلیم پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۲۶ نبوت ۱۳۳۲ ہش

تحریکِ جدید

المصلح کی ایک قریبی اشاعت میں ہم نے لکھا تھا کہ چونکہ ماہ نومبر کے آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرمانے والے ہیں۔ اس لئے احباب کو چاہیئے کہ اپنے وعدے اعلان سے پہلے ہی ادا فرما دیں۔

"تحریک جدید" کے متعلق اب شبہ نہیں رہا کہ یہ ایک دائمی تحریک ہے۔ اور اگرچہ یہ طوعی ہے۔ مگر پھر بھی جماعت کے ہر فرد پر واجب ہے کہ اس پر حصہ لے۔ کیونکہ جب امام جماعت کوئی تحریک کرتا ہے۔ تو وہ اپنی دینی ضرورت کے پیش نظر ہی کرتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس زمانے میں جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے تجدید و احیائے دین اور اشاعت اسلام کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اس لئے اس کے لئے لازمی ہے کہ وہ نہ صرف امام جماعت کے اشارہ پر بلکہ از خود بھی بڑھ چڑھ کر قربانیاں کریں۔ کیونکہ ایسی جماعت کا وجود میں آنا ہی ایسی غیر معمولی قربانیوں کے لزوم پر واضح دلیل ہے۔

"تحریک جدید" کو شروع ہوئے انیس سال گزر چکے ہیں۔ اور یہ اتنا کافی عرصہ ہے کہ یہ سمجھنا کہ کوئی فرد جماعت اس کی اہمیت کو ابھی نہیں سمجھ سکا۔ ایک اتہام سے کم نہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ جماعت کا ہر فرد اس تحریک کی اہمیت اور اس کے وجوب سے پوری طرح واقف ہے۔ یہاں تک کہ احمدیت کو "تحریک جدید" کے تصور سے اب الگ کرنا ہی مشکل امر ہے۔

یہ تحریک کس طرح معرض وجود میں آئی۔ اس کا ذکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زبان سے ملاحظہ ہو۔ آپ نے خطبہ جمعہ ۲۳ر نومبر ۱۹۳۵ء میں فرمایا:۔

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ خوف و خطر کا زمانہ تھا۔ اس وقت جو آپ نے مسلمانوں کو احکام دیئے تھے ہم ان سے سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ کا اپنا طریق بھی یہ تھا۔ اور ہدایت بھی آپ نے یہ کر رکھی تھی کہ ایک سے زیادہ سالن استعمال نہ کئے جائیں۔ اور اس پر اتنا زور دیتے تھے کہ بعض صحابہؓ نے اس میں غلو کر لیا چنانچہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ کے سامنے سرکہ اور نمک رکھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا دو کھانے کیوں رکھے گئے ہیں۔ جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کھانے کا حکم دیا ہے۔ آپ سے کہا گیا کہ یہ دو نہیں بلکہ دونوں ملکر ایک سالن ہوتا ہے۔ مگر آپ نے کہا نہیں یہ دو ہیں۔ اگرچہ آپ کا یہ فعل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کے جذبہ کی وجہ سے غلو کا پہلو رکھتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ غالباً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ منشاء نہ تھا۔ مگر اس مثال سے یہ ضرور پتہ چلتا ہے کہ آپ نے یہ دیکھ کر کہ مسلمانوں کو سادگی کی ضرورت ہے اس کی اس قدر تاکید کی تھی۔ میں حضرت عمرؓ والا مطالبہ نہیں کرتا۔ اور یہ نہیں کہتا کہ نمک ایک سالن ہے اور سرکہ دوسرا۔"

پھر آپ نے خطبہ جمعہ ۷ر اپریل ۱۹۳۷ء الفضل جلد ۳۰ نمبر ۱۴۱ میں فرمایا:۔

"جن کے کھانوں میں تنوع پایا جاتا ہے ایسے لوگ مالی یا جانی کسی قسم کی قربانی نہیں کر سکتے۔ جب تک اپنے حالات میں تبدیلی پیدا نہ کریں۔ کھانے میں سادگی پیدا کی جائے۔ ایک سے زیادہ سالن نہ استعمال کی جائے۔ ہر احمدی جو اس جنگ میں ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہے یہ اقرار کرے کہ وہ آج سے صرف ایک سالن استعمال کرے گا۔ روٹی اور سالن یا چاول اور سالن یہ دو چیزیں نہیں۔ بلکہ دونوں ملکر ایک ہوں گے۔ لیکن روٹی کے ساتھ دو سالنوں یا چاولوں کے ساتھ دو سالنوں کی اجازت نہ ہوگی۔ معمولی گھروں میں بھی عورتیں تھوڑی تھوڑی مقدار میں ایک سے زیادہ چیزیں چسکے کے طور پر تیار کر لیتی ہیں۔ اس عہد میں آنے والے لوگوں کے لئے اس کی بھی اجازت نہ ہوگی۔

ایک مدت سے میری خواہش تھی کہ جماعت کو اس روش پر چلاؤں جو صحابہ کی تھی۔ اور ان کو سادہ زندگی کی عادت ڈالوں مغربی تمدن کے اثر سے اور ایشیائی تمدن کے گندے اثرات سے بھی ان کو علیحدہ رکھوں۔ مگر کوئی صورت ایسی نہ نکلتی تھی۔ کبھی میں یہ سکیم بناتا تھا کہ ایک بورڈنگ بناؤں۔ کبھی انصار اللہ قائم کرنے کی تجویز کرتا تھا۔ مگر ان میں سے کوئی تجویز دل کو نہ لگتی تھی۔ تب اللہ تعالےٰ نے جماعت کو ایسا دھکا لگایا۔ کہ میں نے سمجھا کہ اس وقت میں جو کچھ کہوں گا سب مان لیں گے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ان تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تحریک جماعت احمدیہ کی غیر معمولی زندگی کے ساتھ وابستہ ہو چکی ہے۔ کیونکہ جب تک وہ کام جو اللہ تعالےٰ نے اس جماعت کو تفویض کیا ہے پورا نہ ہو جائے۔ اس وقت تک ایسی غیر معمولی قربانیوں کی ضرورت رہے گی۔ اور وہ کام اتنا وسیع ہے کہ جماعت کی ایک دو نسلوں میں نہیں۔ بلکہ حق یہ ہے کہ شاید تین نسلوں میں بھی پورا نہیں ہو سکتا۔ تمام دنیا کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے لانا کوئی آج ہی ختم ہونے والا کام نہیں ہے۔ یاد رہے کہ ہماری جماعت کا زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جمالی شان کے ظہور کا زمانہ ہے۔ اس لئے اس کی کامیابی بتدریج ہونا ہے اس میں زیادہ تر ایسے جہاد کی ضرورت ہے۔ جو تبلیغ حق انفاق مال وقت و عمر کے صرف اور محنت و تکالیف کی برداشت کیا جاتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مندرجہ بالا اقتباسات سے یہ امر بھی واضح ہو جاتا ہے۔ کہ ہم اس جہاد اکبر میں جہاں تک مالی پہلو کا تعلق ہے سادہ زندگی اختیار کر کے ہی کما حقہ حصہ لے سکتے ہیں۔ یعنے ضروریات زندگی کو کم سے کم کر دیا جائے۔ اور اس طرح مال بچا کر جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کے مطالبات میں سے سادہ زندگی کو اولیت کا درجہ دیا ہے۔ جس طرح ایک انسان یہ خبر سنکر کہ خدانخواستہ اس کے گھر کو یا دوکان کو آگ لگ گئی ہے یا اور اسی قسم کا سانحہ پیش آیا ہے۔ تو وہ بے تحاشا بھاگ اٹھتا ہے۔ اور یہ نہیں دیکھتا کہ وہ بھوکا ہے یا کپڑے صحیح ہیں جس حالت میں بھی ہوتا ہے آگ بجھانے یا دوسری مصیبت سے بچنے کے لئے اٹھ بھاگتا ہے۔ اور سعی و کوشش میں لگ جاتا ہے۔ یہی حالت ایک الٰہی جماعت کی ہوتی ہے۔ جو اس وقت کھڑی ہوتی ہے۔ جب اللہ کا دین مصائب میں گھر جاتا ہے۔ اور اس کی زندگی اور موت کا سوال پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بر و بحر فساد سے بھر جاتے ہیں۔ اس لئے یقیناً جو کوئی بھی ایسی جماعت میں شامل ہوتا ہے۔ اس کا عمل بعینہٖ ویسا ہی ہوتا ہے۔ اس کو بھوک اور ننگ تک کی پروا نہیں ہوتی۔ وہ دین کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر احمدی سے یہ عہد لیا ہے کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

اس کے معنے یہی ہیں کہ میں دین پر اپنا سب کچھ قربان کر دوں گا۔ تمام وہ چیزیں جو دنیاوی زندگی کی آرائش و زیبائش کے لئے اور آرام پہونچانے والی ہیں ان کو دین کے مقابلہ میں ہیچ سمجھوں گا۔

"تحریک جدید" میں چونکہ حصہ لینا نہایت ضروری ہے۔ اس لئے لازمی ہے کہ ہم اپنی زندگی کو سادہ سے سادہ بنائیں۔ اور ان تمام سامانوں کو اپنی زندگی سے خارج کر دیں۔ جن کو ہم اپنے اپنے حالات کے مطابق خارج کر سکتے ہیں۔ اور جن کے بغیر ہم اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں کوئی روک اور دقت محسوس نہیں کرتے۔

سادہ زندگی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں بہت سے قابل عمل طریقے بتائے ہیں۔ مثلاً کھانے پینے میں سادگی۔ لباس میں سادگی الغرض زندگی کے ہر پہلو میں جس میں کم سے کم خرچ کر کے ہم زندگی گزار سکتے ہیں۔ ہمیں سادگی اختیار کرنی چاہیئے۔ اور اس طرح سے جو مال بچائیں۔ اس کو جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کرنا چاہیئے۔ لہذا تحریک جدید اور سادہ زندگی کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جو شخص فضول خرچ ہے۔ اور غیر ضروری اخراجات میں اپنا مال ضائع کر دیتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں۔ وہ اپنا مال ضائع نہیں کرتا بلکہ قوم کا مال ضائع کرتا ہے۔ وہ اسلام کا حق تلف کرتا ہے۔ وہ دین کو نقصان پہونچاتا ہے۔ اور جماعت میں داخل ہو کر جماعت کے وجود کا نہ صرف انکار کرتا ہے۔ بلکہ اس کے اغراض و مقاصد کی مخالفت کرتا ہے۔

اپنے غریب بھائیوں کے لئے پارچات لائیے

ربوہ میں بعض غریب اور بیوہ رہتی ہیں اور بعض یتیم بچے تعلیم پاتے ہیں۔ نیز بعض ایسے غرباء ہیں جو باوجود محنت مزدوری کرنے کے اس قدر گنجائش نہیں پاتے کہ موسم سرما میں سردی سے بچاؤ کی صورت کر سکیں میں صاحب استعداد اور مخیر حضرات سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے غریب بھائیوں اور یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں کے لئے نئے یا مستعمل پارچات فوراً بھجوا دیں۔ یا پھر جلسہ سالانہ پر ساتھ لائیں۔ اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دے کر رسید حاصل کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

تربیتِ اولاد کے دس سنہری گُر

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

جیسا کہ احباب المصلح میں پڑھ چکے ہیں۔ حال ہی میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ایک نہایت قیمتی اور مفید مضمون "اچھی مائیں" اور "تربیت اولاد کے دس سنہری گُر" کے عنوان سے بصورت رسالہ شائع ہوا ہے۔ حضرت میاں صاحب کا نام نامی ہی بتا رہا ہے۔ کہ یہ مضمون کس پایہ کا ہوگا۔ اور پھر تربیتِ اولاد کے متعلق ہر مومن پر جو نازک ذمہ داری بالخصوص موجودہ زمانہ میں عائد ہوتی ہے۔ اس کے پیشِ نظر تو یہ مضمون یقیناً ہر مسلمان گھرانے میں پڑھے جانے کے قابل ہے۔ ذیل میں اس رسالہ کا ایک حصہ شائع کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ احباب بڑھ چڑھ کر اس کی اشاعت میں حصہ لیں گے۔ قیمت فی نسخہ ۳ روپے، دفتر نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ ربوہ ضلع جھنگ سے منگوایا جا سکتا ہے۔ (ادارہ)

جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے۔ اسلام نے حقوق کے معاملہ میں مرد و عورت کے لئے برابر کا درجہ تسلیم کیا ہے۔ اور واضح الفاظ میں اعلان فرمایا ہے۔ کہ لھنّ مثل الذی علیھنّ یعنی "مردوں کے ذمہ عورتوں کے اسی طرح کے حقوق ہیں۔ جس طرح کہ عورتوں کے ذمہ مردوں کے حقوق ہیں۔ لیکن حقوق کے معاملہ کو چھوڑ کر جہاں تک اولاد کی ابتدائی تربیت کا سوال ہے۔ عورت کو اپنے فطری قویٰ اور اپنے جنسی حالات کی وجہ سے مرد کی نسبت بہت زیادہ ذمہ داری کا مقام حاصل ہے۔ بیشک کئی جہات سے مرد کی ذمہ داریاں عورت کی ذمہ داریوں کی نسبت بہت زیادہ بھاری ہیں۔ لیکن بچوں کی تربیت کا پہلو اتنا نازک اور اتنا اہم ہے۔ اور اس کا اثر بھی اتنا گہرا اور اتنا وسیع ہے۔ کہ جو عورت اس ذمہ داری کو کامیابی کے ساتھ ادا کرتی ہے۔ اس کا وجود یقیناً قوم کے لئے بہت بڑی عزت اور بہت بڑے فخر کا موجب ہے۔ اور اسی جہت سے ہر قدردان انسان کی عقیدت کے پھول اپنی ماؤں اور بہنوں کے قدموں پر نچھاور ہونے چاہئیں۔

عورت رسولِ خدا کی محبوب ہستی ہے

عورت کے اسی مخصوص مقام کی وجہ سے ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ:-

حبّب الیّ من دنیاکم النساء والطیب وجعلت قرّۃ عینی فی الصلوٰۃ۔

"یعنی اے لوگو! تمہاری دنیا کی چیزوں میں سے دو چیزیں مجھے بہت زیادہ محبوب ہیں۔ ایک عورت اور دوسرے خوشبو۔ مگر میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔"

اپنے آقا کے ان الفاظ پر عورت جس قدر بھی فخر کرے۔ اس کا حق ہے۔ اور ہم اس فخر میں اس کے ہم نوا ہیں۔ مگر ظاہر ہے۔ کہ خدا کی ہر نعمت اپنے ساتھ بعض مخصوص ذمہ داریاں بھی لاتی ہے۔ اور جو عورت نعمت کے پہلو کو تو شوق کے ہاتھوں سے قبول کرتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ لگی ہوئی ذمہ داریوں کے پہلو کی طرف سے غافل رہتی ہے۔ وہ خدا کے حضور ہرگز مقبول نہیں ہو سکتی۔ اور نہ وہ محض نعمت کے پہلو کو حاصل کر کے ملک و قوم کی محسنہ بن سکتی ہے۔ پس میں اپنے اس مختصر سے نوٹ میں اپنی بہنوں کو ان کی ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جو اولاد کی تربیت کے تعلق میں ان پر عائد ہوتی ہیں۔ تاکہ وہ اچھی مائیں بن کر ایک طرف خدا کی نعمت کی قدردان بنیں اور دوسری طرف قوم اور جماعت کی آئندہ نسل کو ترقی کے رستہ پر ڈال کر ملک و قوم کی محسن بننے کا شرف بھی حاصل کریں۔

مسلمان مردوں کو ہمیشہ دیندار عورتوں کے ساتھ شادی کرنی چاہیئے

اس تعلق میں سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ مبارک ارشاد میرے سامنے آتا ہے۔ جو آپ نے بیوی کے انتخاب کے تعلق میں مردوں سے مخاطب ہو کر فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

تنکح المرأۃ لاربع لمالھا ولحسبھا ولجمالھا ولدینھا فاظفر بذات الدین تربت یداک۔

"یعنی بیوی کا انتخاب چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ مال و دولت کی بناء پر بیوی کا انتخاب کرتے ہیں۔ بعض حسب و نسب پر اپنے انتخاب کی بنیاد رکھتے ہیں۔ بعض عورت کے حسن و جمال کو دیکھتے ہیں۔ اور بعض دین اور اخلاق کے پہلو کو مقدم کرتے ہیں۔ مگر اے مردِ مومن تو اخلاق اور دین کے پہلو کو مقدم کیا کر۔ ورنہ تیرے ہاتھ ہمیشہ خاک آلود رہیں گے۔"

اس لطیف حدیث میں ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ صرف مسلمانوں کے گھروں کی موجودہ خانگی خوشی کی بنیاد قائم فرمائی ہے۔ بلکہ ان کی آئندہ نسلوں کی بہتری اور بہبودی کے سوال کو بھی ایک ایسے مضبوط اور دائمی کڑے کے ساتھ باندھ دیا ہے۔ جو ٹوٹنے کا نام نہیں جانتا۔ ظاہر ہے کہ ایک اچھی اور نیک بیوی جو دیندار بھی ہو۔ اور خوش اخلاق بھی ہو۔ (کیونکہ دین کے لفظ میں یہ دونوں باتیں شامل ہیں) صرف اپنے خاوند کے لئے ہی خوشی اور راحت کا موجب نہیں ہوگی۔ بلکہ لازماً اپنی اولاد کی تربیت کے حق میں بھی بہت مبارک ثابت ہوگی۔ اور اس طرح حال اور مستقبل دونوں کی خوشیوں کے مکمل ہونے سے ایسا گھر حقیقۃً جنّت کا نمونہ بن جائے گا۔ یہ خیال کرنا کہ اس حدیث میں تو صرف مرد کے لئے حکم ہے۔ کہ وہ دیندار عورت سے شادی کرے۔ اور عورت کے لئے کوئی حکم نہیں۔ ایک بالکل باطل خیال ہے۔ کیونکہ جب مرد کو یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ نیک بیوی تلاش کرے۔ تو لازماً اس حکم میں یہ ضمنی حکم بھی شامل ہے۔ کہ مسلمان عورتیں بھی نیک اور دیندار بنیں۔ کیونکہ اگر دنیا میں دیندار عورتیں ہوں گی ہی نہیں۔ تو مردوں کو دیندار بیویاں میسّر کیسے آئیں گی؟ پس اس حدیث میں دراصل یہ دہرا حکم شامل ہے۔ کہ:-

(۱) مسلمان عورتیں دیندار اور با اخلاق بنیں۔ ورنہ کوئی دیندار مرد ان کے رشتہ پر راضی نہیں ہوگا۔ اور نہ ان کی آئندہ نسل دیندار بن سکے گی۔

(۲) مسلمان مرد دیندار اور با اخلاق عورتوں کے ساتھ شادی کریں۔ تاکہ نہ صرف ان کا اپنا گھر جنّت کا نمونہ بنے۔ بلکہ ان کی اولاد کے واسطے بھی دائمی جنّت کے دروازے کھل جائیں۔

یہ وہ دوہری غرض ہے۔ جس کے ماتحت ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ زریں ارشاد جاری فرمایا ہے۔ لہٰذا مردوں اور عورتوں دونوں کو چاہیئے۔ کہ اس مبارک ارشاد کو اپنے لئے رشیح ہدایت بنا کر دائمی راحت اور دائمی سرور اور دائمی برکت کا ورثہ پانے کی کوشش کریں:

نیک ماں نیک اولاد پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے

پس اولاد کی تربیت کے تعلق میں پہلی ہدایت اسلام کی یہ ہے۔ کہ مرد دیندار عورتوں کے ساتھ شادی کریں اور ہر ماں خود دیندار بننے کی کوشش کرے۔ کیونکہ بے دین ماں دینی تربیت کی اہلیت نہیں رکھتی۔ بے شک قرآن مجید یہ بھی فرماتا ہے۔ کہ یخرج الحی من المیت و یخرج المیت من الحی۔ (یعنی خدا مُردوں میں سے زندے پیدا کر دیتا ہے اور زندوں میں سے مُردے پیدا کر دیتا ہے) اور اسی طرح بعض اوقات بُرے ماں باپ کے بچے نیک ہو جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات اچھے ماں باپ کے گھر میں بُرے بچے بھی جنم لے لیتے ہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے ایک طرف مسلمانوں کو ہوشیار کرنے کے لئے اور دوسری طرف انہیں مایوسی سے بچانے کے لئے قرآن مجید میں اس کی بعض مثالیں بھی بیان کی ہیں۔ کہ کس طرح ایک بُرے گھر میں اچھا بچہ پیدا ہو گیا۔ اور ایک اچھے گھر میں بُرا بچہ نکل آیا۔ مگر عام قاعدہ یہی ہے۔ کہ نیک اولاد پیدا کرنے اور اولاد کو اچھی تربیت دینے کی جو اہلیت ایک نیک ماں رکھتی ہے۔ وہ ہرگز ہرگز ایک بے دین ماں کو حاصل نہیں ہوتی۔ خاکسار راقم الحروف نے بڑے غور کی نظر سے ہزاروں گھروں کے حالات کو دیکھا ہے۔ اور گویا ان کے اندرون خانہ میں جھانک کر تجسس کی نظر دوڑائی ہے۔ مگر میں اس کے سوا کسی اور نتیجہ پر نہیں پہنچا کہ نیک اولاد پیدا کرنے اور نیک بچے بنانے میں ظاہری اسباب کے ماتحت نوے فی صدی حصہ دیندار ماؤں کا ہوتا ہے۔ اچھی ماؤں کی نگرانی میں پرورش پانے والے بچے نہ صرف دن رات اپنی ماں کے نیک اعمال (یعنی نماز، روزہ، تلاوتِ قرآن۔ صدقہ و خیرات۔ جماعتی کاموں کے لئے چندے خدا رسولؐ کی محبت۔ دینی غیرت وغیرہ) کے نظارے دیکھتے ہیں۔ بلکہ جس طرح وہ اپنی ماں کے اعمال کو دیکھتے ہیں۔ اسی طرح ان کی ماں بھی شب و روز ان کے اعمال کو دیکھتی ہے۔ اور ہر خلافِ اخلاقیات اور ہر خلافِ شریعت حرکت پر ان کو ٹوکتی اور شفقت و محبت کے الفاظ میں انہیں نصیحت کرتی رہتی ہے۔

ماں کا یہ فعل جو اس کی اولاد کے لئے ایک دلکش و شیریں اسوہ ہوتا ہے۔ اور ماں کا یہ قول جو اس کے بچوں کے کانوں میں شہد اور تریاق کے قطرے بن کر اترتا چلا جاتا ہے۔ ان کے گوشت پوست اور ہڈیوں تک میں سرایت کر کے اور ان کے خون کا حصہ بن کر انہیں گویا ایک نیا جنم دے دیتا ہے۔ کاش دنیا اس نکتہ کو سمجھ لے۔ قوموں کے لیڈر اس نکتہ کو سمجھ لیں۔ خاندانوں کے بانی اس نکتہ کو سمجھ لیں۔ گھر کا آقا اس نکتہ کو سمجھ لے۔ بچوں کی ماں اس نکتہ کو سمجھ لے۔ اور کاش بچے ہی اس نکتہ کو سمجھ لیں۔ کہ اولاد کی تربیت کا بہترین فطری آلہ ماں کی گود ہے۔ پس اے احمدیت کی فضاء میں سانس لینے والی بہنو اور بیٹیو! اور اے آج کی ماؤ اور اے کل کو ماں بننے والی لڑکیو! اگر قوم کو تباہی کے گڑھے سے بچا کر ترقی کے شاہراہ کی طرف لے جانا ہے۔ تو سنو اور یاد رکھو کہ اس نسخہ سے بڑھ کر کوئی نسخہ نہیں۔ کہ اپنی گودوں کو نیکی کا گہوارہ بناؤ۔ اپنی گودوں میں وہ جوہر پیدا کرو۔ جو بدی کو مٹاتا اور نیکی کو پروان چڑھاتا ہے۔ جو شیطان کو دور بھگاتا اور انسان کو رحمٰن کی طرف کھینچ لاتا ہے۔ (باقی)

لجنہ اماء اللہ کراچی کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ

لجنہ اماء اللہ کراچی کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم مورخہ ۲۹ نومبر بروز ہفتہ بوقت دس بجے صبح احمدیہ ہال میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تمام بہنوں سے درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔ اور اپنی ملنے والی بہنوں کو بھی شرکت کی دعوت دیں۔ (سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کراچی)

ماہوار تبلیغی رپورٹیں بھجوائیں

جن جماعتوں کی طرف سے ماہوار تبلیغی رپورٹیں موصول نہیں ہو رہیں، صدران جماعت مہربانی کر کے سیکرٹریان تبلیغ کو توجہ دلائیں، خود سیکرٹریان تبلیغ بھی اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

احسن الکلام

انتخاب از احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) سب سے بہتر کلام اللہ کی کتاب ہے۔ جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کے محاسن آراستہ کئے اور کفر کے بعد اس کو اسلام میں داخل ہونے کی توفیق دی۔ اور انسانی باتیں چھوڑ کر اس نے اللہ کا کلام پسند کیا وہ بلا شبہ کامیاب ہوا۔ کیونکہ اس کا کلام سب سے سچا اور زیادہ پر اثر ہے۔ (مسند الفردوس)

(۲) بہترین تاکید وہ ہے جو ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو آخرت کے لئے آمادہ کرے۔ اور تقویٰ کی وصیت کرے۔

(۳) اے لوگو خدا نے جن باتوں سے روکا ہے ان سے رک جاؤ۔ اس سے بہتر کوئی نصیحت ہے نہ کوئی ذکر۔ (زاد المعاد جلد ۲ ص ۲۲)

(۴) بہترین قول اللہ کی کتاب ہے۔ اور بہترین عمل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے۔ (ابن ماجہ جلد اول اجتناب البدع)

(۵) بہترین عمل اللہ اور رسول پر ایمان لانا ہے۔ اور جہاد کرنا ہے اور مقبول حج کرنا ہے۔ (ریاض الصالحین ص ۱۱۶)

(۶) حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ کہ سب سے محبوب اعمال اللہ کے نزدیک کیا ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ نماز اپنے وقت پر والدین کے ساتھ سلوک۔ اور جہاد اللہ کی راہ میں۔ (بخاری مسلم)

(۷) اے لوگو! تم میں سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے۔ جو موت کا بہتر سامان کرنے والا ہے۔ (مواہب زرقانی ص ۲۹۲)

(۸) بہترین ساتھی مسلمان کا وہ مال ہے۔ جس میں سے اس نے غریبوں یتیموں اور مسافروں کو دیا۔ (ترمذی)

(۹) تم میں سب سے اچھے لوگ وہ ہیں۔ جو دیر میں غصہ ور ہوتے ہیں اور جلدی غصہ دفع کر دیتے ہیں۔ (ترمذی)

(۱۰) تم میں بہترین شخص وہ ہے۔ جب وہ کسی کا مقروض ہو تو ادائیگی میں بہتر ہو۔ اور اس کا قرض اگر کسی پر ہو تو تقاضہ میں نرم تر ہو۔ (ترمذی)

(۱۱) مبارکباد ہے اس شخص کے لئے جو اپنے عیوب پر نظر کرکے دوسروں کی عیب جوئی سے بچا رہا۔ (خطبات نبوی تاج کمپنی ص ۳۰۸)

(۱۲) مبارکباد ہے اس کے لئے جس نے حلال کی کمائی خدا کی راہ میں خرچ کی۔ علماء اور عقلمندوں کی ہمنشینی اختیار کی۔ اور غریبوں اور مسکینوں کے ساتھ ملتا جلتا رہا۔ (خطبات نبوی تاج کمپنی ص ۳۰۸)

(۱۳) مبارک ہے وہ شخص جس کا دل پاکیزہ ہو۔ اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔ (خطبات نبوی تاج کمپنی)

(۱۴) مبارک ہے وہ شخص جو ضرورت سے بچا ہوا مال خدا کی راہ میں خرچ کیا کرے۔ اور فضول گفتگو سے پرہیز رکھے راہ شریعت پر عمل کرنا اس کے لئے آسان ہو۔ اور بدعت اسے اپنی طرف راغب نہ کر سکے۔ (خطبات نبوی تاج کمپنی ص ۳۰۸)

(۱۵) جب کوئی مومن قبر میں دفن کیا جاتا ہے۔ تو قبر اسے کہتی ہے "مرحبا" تیرا آنا مبارک ہو۔ میری پشت پر چلنے پھرنے والوں میں سے۔ تجھے سب سے زیادہ محبوب سمجھتی تھی۔ آج جبکہ تم مجھے ملے ہو میرا سلوک دیکھو گے۔ پھر اس کے لئے حد نظر تک فراخ ہو جاتی ہے۔ (ترمذی)

(۱۶) اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب مخلوق سے زیادہ محبوب وہ نوجوان ہے۔ جو خوبصورت ہو اور اس نے اپنی نوجوانی اور خوبصورتی کو اللہ کے لئے اور اس کی اطاعت میں صرف کیا ہو۔ یہی وہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔ اور کہتا ہے یہ میرا سچا بندہ ہے۔ (خطبات نبوی تاج کمپنی ص ۲۵۶)

(۱۷) (۱) سب سے سچی کتاب اللہ کی کتاب ہے (۲) سب سے بڑھ کر مضبوط بات تقویٰ کی بات ہے (۳) سب سے بہترین ملت حضرت ابراہیم کی ملت ہے (۴) سب سے بہتر طریق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے (۵) سب سے بہتر ذکر اللہ کا ذکر ہے۔ (۶) سب واقعات سے پاکیزہ تر قرآن ہے۔ (۷) بہترین کام اولوالعزمی کے کام ہیں (۸) انبیاء کا طریق سب طریقوں سے اعلیٰ ہے (۹) شہیدوں کی موت سب موتوں سے اعلیٰ ہے (۱۰) عملوں میں وہ عمل بہتر ہے جو نفع بخش ہو (۱۱) بہترین روشنی وہ ہے جس پر لوگ چل سکیں۔ (۱۲) اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے (۱۳) تھوڑا مال اس زیادہ مال سے بہتر ہے۔ جو خدا سے غافل کر دے۔ (حاکم) (۱۴) سب سے بڑی مالداری دل کی مالداری ہے (۱۵) سب سے عمدہ توشہ تقویٰ ہے (زاد المعاد)

(محمد عاشق حامد واقف زندگی کنری سندھ)

اسلامی اصول کی فلاسفی کا

پہلا امریکن ایڈیشن شائع ہو گیا

از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم اے مبلغ انچارج امریکن مشن

احباب سلسلہ کو اس خبر سے مسرت ہوگی کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے امریکن مشن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکہ آراء تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا پہلا امریکن ایڈیشن شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ امریکہ مشن کی یہ کوشش رہی ہے۔ کہ سلسلے کے اہم اور بنیادی لٹریچر کو اشاعت کے نئے اسلوب اور طباعت کے اعلیٰ معیار کے ساتھ شائع کیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلے میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دو تصنیفات (۱) احمدیہ موومنٹ ان اسلام اور (۲) احمدیت یا حقیقی اسلام ان کتب کو امریکہ کی تمام مشہور لائبریریوں اور یونیورسٹیوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ موخر الذکر کتاب "احمدیت یا حقیقی اسلام" پر کئی امریکن رسائل نے ریویو بھی شائع کئے ہیں۔ جو احباب کی نظر سے گذر چکے ہیں۔ "احمدیت یا حقیقی اسلام" کا امریکن ایڈیشن ختم ہو چکا ہے۔ ان کو اس اطلاع سے خوشی ہوگی کہ "اسلامی اصول کی فلاسفی" کی طباعت میں اس معیار کو اور بھی بلند کیا گیا ہے۔ کتاب کے ترجمے پر اس ایڈیشن کے لئے نظر ثانی کروا کر زبان میں جا بجا مناسب تصحیح کی گئی ہے۔ آیات قرآنیہ کے بلاک ہوا کر ان کے عربی متن کے عکس دیئے گئے ہیں۔ اور تمام حوالہ جات کو صفحہ کے آخر پر فٹ نوٹ کے طور پر درج کیا گیا ہے۔ کاغذ بھی نہایت عمدہ استعمال کیا گیا ہے۔

اس دفعہ یہ انتظام بھی کیا جا رہا ہے۔ کہ پاکستان ہندوستان اور بیرون امریکہ کے دوسرے ممالک میں بھی احباب اس کتاب کو با آسانی خرید سکیں۔ امریکہ میں چونکہ جلد بندی بہت گراں ہوتی ہے۔ اس لئے بیرونی ممالک میں اس ایڈیشن کو سستی قیمت پر دینے کے لئے ایک خاص تعداد خوبصورت اور مضبوط پیپر کور PAPER COVER کی بھی تیار کروائی گئی ہے۔ اس کی قیمت پاکستان میں چار روپے فی جلد ہوگی۔ جو صاحب بہرکیف مجلد نسخہ ہی خریدنا پسند فرمائیں۔ وہ اسے ساٹھ روپے فی جلد کے حساب سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی کتب فروش دوست زیادہ تعداد میں خریدنا چاہیں تو وہ ہم سے اس بارے میں خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ مندرجہ بالا قیمت میں محصول ڈاک اور پیکنگ وغیرہ شامل نہیں۔

چونکہ امریکن مشن دفتری عملہ کے فقدان کی وجہ سے لمبے حسابات رکھنے اور قیمت کی ادائیگی کے لئے بار بار یاد دہانیوں کی استطاعت نہیں رکھتا اس لئے اس کتاب کی قیمت کے ادا کرنے کا یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ احباب جس قدر نسخے لینا چاہیں۔ ان کی قیمت دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں بجساب امریکہ مشن ادا کر کے دفتر محاسب کی رسید ہمیں بھجوا دیں۔ انشاء اللہ آرڈر بمعہ رسید آنے پر فوراً تعمیل ہوگی۔

امید ہے کہ احباب کرام اس شاندار اور مفید کتاب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر تقسیم کریں گے۔

احباب سے یہ بھی درخواست ہے۔ کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ امریکہ مشن کو مغرب میں اشاعت اسلام کی خدمت کو صحیح طور پر کرنے کی توفیق دے۔ اور پھر ان مفید خدمات میں برکت ڈال کر انہیں جلد ثمر آور کرے۔ تا خدا تعالیٰ کا نام ساری دنیا میں بلند ہو۔ آمین

خط و کتابت کا پتہ

THE AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM 12141 LEROY PLACE
N.W. WASHINGTON 8 D.C. U.S.A

الشرکۃ الاسلامیہ کے حصص خریدنے والوں کی خدمت میں گزارش

جن احباب نے الشرکۃ الاسلامیہ کے حصے خریدے ہیں اگر ان میں سے کوئی صاحب ایسے ہیں جنہیں ان کی ادا کردہ رقوم کی رسید نہیں ملی۔ تو وہ دفتر ہذا کو لکھ کر رسید حاصل کر لیں مکرم مولوی ظہور حسین صاحب۔ مولوی محمد اسمعیل صاحب دیال گڑھی اور مولوی محمد عبداللہ صاحب نے جو رسیدات جاری کی ہیں وہ دفتر ہذا کی رسیدات سمجھی جائیں۔ ابتداء میں الگ رسیدات طبع نہیں ہوئی تھیں اس لئے جس دوست کو رسید نہ ملی ہو وہ اب دفتر میں اطلاع دیکر حاصل فرمائیں۔ نیز اس دفتر کو "الشرکۃ الاسلامیہ" ہی کے متعلق تحریر فرمائیں۔ "دی اوریئنٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن" دوسری کمپنی ہے۔ جس کا تعلق تحریک جدید سے ہے۔

انچارج صیغہ تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ انتخابات

مجلس خدام الاحمدیہ کے قائدین اور زعماء کا سالانہ انتخاب ہر سال دسمبر کے مہینہ میں ہوتا ہے۔ اس سال ان انتخابات کے لئے یکم سے ۱۵ دسمبر ۱۳۳۲ھش تک کی تاریخیں مقرر کی جاتی ہیں سو آپ اپنے ہاں ان تاریخوں کے اندر اندر انتخاب کرا کر مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کے توسط سے اس کی رپورٹ کے ساتھ دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ ربوہ میں بھجوا دیں۔

یہ امر مد نظر رہے کہ انتخاب انہی تاریخوں کے اندر مکمل ہو جائے۔ جن جہاں نئی مجالس قائم ہوئی ہیں یا جہاں نیا انتخاب ہوئے صرف دو ماہ ہوئے ہیں سو وہاں مزید انتخاب کی ضرورت نہیں۔ مگر دفتر ہذا میں اس امر کی اطلاع کرنا ضروری ہے کہ ان دو وجوہات میں سے کس بناء پر انتخاب عمل میں نہیں لایا جا رہا۔ بقیہ مقامات پر نیا انتخاب ضروری ہے۔ انتخاب صرف قائد مقامی اور زعیم حلقہ کا ہوگا۔ بقیہ عہدیداروں کو یہ خود نامزد کر کے مرکز سے منظوری حاصل کریں گے۔ انتخاب قائد اور زعیم کے سلسلہ میں دستور اساسی کے مندرجہ ذیل قواعد کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ ....

....

....

....

....

ان کا سنایا جانا ضروری ہے۔

ایک بات جو اس بارہ میں یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ جو قائدین اور زعماء متواتر دو سال سے چلے آ رہے ہیں سو ان کو اس سال بہرحال بدل دینا چاہیئے۔ اور اگر کسی خاص وجہ سے اس سال بھی ان کو ہی منتخب کیا جائے تو اس کے لئے وجہ لکھ کر مرکز سے منظوری لینی ضروری ہوگی۔

آخر میں دوبارہ تاکید کی جاتی ہے کہ مقررہ تاریخوں کے اندر انتخاب کی تکمیل ضروری ہے۔ تاکہ ۱۵ دسمبر تک مرکز کی طرف سے نئے عہدیداروں کی منظوری بھجوائی جا سکے۔ اور اس کے بعد ۳۰ دسمبر تک صوبائی نائب صدروں اور ضلع وار قائدین کے انتخاب کو بھی مکمل کیا جا سکے۔

اہمیت۔ اعلان ہذا کی تعمیل کی اطلاع دیتے وقت اس بات کا یقین دلا کر ممنون فرمائیں گے کہ مندرجہ بالا ہدایات کی روشنی میں انتخابات مکمل کئے گئے ہیں۔

شرائط و طریق انتخاب

۸۸۔ کسی عہدہ کے انتخاب کے وقت مندرجہ ذیل امور کو مد نظر رکھنا ضروری ہوگا۔

(الف) وہ پنجوقتہ نماز باجماعت کا پابند ہو۔

(ب) چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو۔

(ج) داڑھی رکھتا ہو یا منڈوانے والا نہ ہو اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔

نوٹ: ہم امید کرتے ہیں کہ قائد یا زعیم تجدید ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔

۸۹۔ مجلس کے ہر عہدیدار کے لئے لازمی ہوگا۔ کہ وہ داڑھی رکھے۔

۹۳۔ صدر مجلس کا انتخاب دو سال کے لئے ہوا کرے گا۔ اور نائب صدر صوبائی قائد اور مقامی زعماء حلقہ کا ایک سال کے لئے۔

۹۵۔ کوئی خادم کسی ایک عہدے پر متواتر دو دفعہ سے زائد منتخب نہیں ہو سکے گا۔ سوائے اس کے کہ صدر مجلس کی صورت میں خلیفہ وقت اور نائب صدر صوبائی قائد اور زعیم کی صورت میں صدر مجلس کسی کو مستثنیٰ قرار دیں۔

۹۶۔ نائب صدر صوبائی قائد مقامی اور زعیم حلقہ کا انتخاب ہر سال ماہ دسمبر میں ہوا کرے گا۔ اور اگر کسی وجہ سے یہ انتخاب دسمبر میں نہ ہو سکے تو مجلس مرکزیہ کی اجازت سے کسی اور وقت بھی ہو سکتا ہے۔ نئے عہدیداران یکم جنوری سے اپنے عہدہ کا چارج لیں گے۔

۹۷۔ قائد کا انتخاب امیر یا پریذیڈنٹ یا اس کے کسی نمائندہ کی صدارت میں ہوگا جس کی رپورٹ صدر اجلاس مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی معرفت صدر مجلس کو بھجوا دیں گے۔

۹۸۔ یہ انتخاب بذریعہ ووٹ ہوگا۔ اور ووٹ اعلانیہ ہوگا۔ (ہاتھ کھڑا کر کے) کسی رکن کو یہ اجازت نہ ہوگی کہ وہ ذاتی بات میں اپنے یا کسی غیر کے لئے اشارۃً یا کنایۃً پروپیگنڈہ کرے۔

۹۹۔ پروپیگنڈہ کرنے والا سخت سزا کا مستحق ہوگا۔

۱۰۰۔ ان انتخابات میں جانبدارانہ جذبے سے کام لینا بہت معیوب اور قابل مذمت ہوگا۔

۱۰۱۔ مجلس مقامی کے عہدیداران کی فہرست صدر کے سامنے آئے گی۔ صدر ہر مقام کے عہدیداران کا انتخاب رد کر سکتا ہے۔

۱۰۲۔ زعیم کا انتخاب قائد مقامی یا اُن کے کسی نمائندے کی صدارت میں ہوگا جس کی اطلاع صدر مجلس کی خدمت میں بغرض منظوری کی جائیگی۔

۱۰۳۔ رد شدہ امیدواران دوبارہ اس سال کے لئے منتخب نہیں ہو سکیں گے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

دفتر ہذا کی مطبوعہ رسید کے بغیر کوئی ادائیگی دفتر ہذا کے نزدیک مستند نہیں۔ احباب کرام محتاط رہیں اور اپنی رقم مطبوعہ رسید پر محفوظ طریق سے ادا کریں۔

(مینیجر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلسلہ احمدیہ کی کتب

صیغہ بک ڈپو تالیف و تصنیف نے ہزارہا روپیہ خرچ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متعدد کتب طبع کروائی ہیں۔ ملکی تقسیم کے وقت سابقہ تمام کتب قادیان میں رہ گئی تھیں۔ اور پاکستان میں ان کتب کا ملنا مشکل ہو رہا تھا۔ اب جب کہ یہ کتب آپ کے قومی کتب خانہ نے طبع کروائی ہیں۔ تو احباب جماعت کا فرض ہے۔ کہ ان کتب کو بکثرت خرید کر مطالعہ کریں۔ اس سے صیغہ ہذا کی امداد ہوگی۔ اور دوسری کتب بھی طبع کروائی جا سکیں گی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رقم فرمودہ تفسیر کبیر جلد اول اور ششم اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی رقم فرمودہ سیرت خاتم النبیین حصہ سوم بھی یہاں سے طلب فرمائیں۔ فہرست کتب ایک کارڈ لکھ کر حاصل کریں۔

(انچارج صیغہ بک ڈپو تالیف و تصنیف ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق ایک ضروری اعلان

جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص مقصد کے ماتحت قائم کیا ہے۔ اور ہزاروں لوگ جو اپنے مزدوری کاروبار کو چھوڑ کر محض خوشنودی خدا کی خاطر جلسہ سالانہ پر آتے ہیں۔ انہیں آپ نے خدا تعالیٰ کا مہمان قرار دیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے مہمانوں کی مہمان نوازی قرب خداوندی کا ذریعہ ہے۔

جلسہ سالانہ کے انعقاد میں اب صرف ڈیڑھ ماہ سے بھی کم عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اس قلیل عرصہ میں جملہ جماعت ہائے احمدیہ اور افراد جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ اپنا اپنا چندہ جلد سے جلد ادا کریں۔ تاکہ جلسہ کے اخراجات کے لئے سہولت ہو سکے۔

عموماً یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض دوست اس چندہ کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں اور ان کی سستی کی وجہ سے سلسلہ کو کافی بار برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ملتمس ہوں۔ کہ آئندہ جمعہ کے روز احباب کرام میں اس چندہ کے جلد سے جلد اور بامشرح ادا کرنے کی تحریک فرمائیں۔ اور جو دوست اپنا چندہ بامشرح ادا فرمائیں ان کی اسم وار فہرست مع مزدوری کوائف کے ارسال فرمائیں۔ تاکہ ایسے دوستوں کے لئے حضرت کے حضور میں دعا کی تحریک کی جا سکے۔

عہدیدار احباب اس اعلان کو بار بار جماعت کے دوستوں کو سناتے رہیں۔ اور اپنی جماعت کے محصل صاحبان کو تاکید فرمائیں۔ تاکہ وہ افراد جماعت احمدیہ سے جلسہ سالانہ کے چندہ کی وصولی کے لئے پوری جدوجہد سے کام لیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست ہائے دعا

ڈاکٹر محمد الدین صاحب کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ مولوی فضل احمد صاحب بخار سے بیمار ہیں۔ میں خود بھی بیمار رہوں۔ ہم تینوں کی صحت کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

(سید غلام حسین شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھلوال)

(۲) میری ہمشیرہ صدیقہ بیگم اہلیہ محمد عباد اللہ صاحب درویش عرصہ سے فالج کی بیماری سے بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (خاکسار محمد شریف)

(۳) شیخ فتح محمد صاحب سیکرٹری امور عامہ احمدیہ جماعت قلعہ صوبہ سنگھ بعارضہ بخار بیمار ہے۔ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ تمام احباب دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(شیخ غلام رسول سیکرٹری جماعت احمدیہ گھٹیالیاں)

(۴) میرے ماموں منشی سردار محمد صاحب کاتب عرصہ بیس دن سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب اُن کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار لال دین سنت نگر۔ لاہور)

(۵) میرے بھائی محمد عبداللہ خاں بارہ یوم سے بیمار رہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(نذیر احمد از ڈنڈپور کھرولیاں سیالکوٹ)

اعلانات نکاح

(۱) عزیزہ جمیلہ طلعت بنت مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز کا آغا شمس الحمید صاحب ولد مولوی حمید اللہ خاں صاحب مولوی فاضل ریٹائرڈ ہیڈ ٹیچر چونیاں حال ربوہ کے ساتھ نکاح کا اعلان بعوض مہر ۱۰۰۰/- روپیہ مورخہ ۲۵/۵۳ بعد نماز مغرب بمقام ربوہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

(۲) عزیزہ زاہدہ ہمشیرہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے درویش قادیان کا نکاح ہمراہ ملک محمد شفیع صاحب خالد ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ راولپنڈی بعوض مہر مبلغ بارہ صد روپیہ۔ بمقام ربوہ مسجد مبارک میں بعد نماز عصر قاضی محمد نذیر صاحب ملتانی نے پڑھایا۔ دوست اس تعلق کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(برکت اللہ خاں منٹگمری)

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی کاروائی

ابراھیم علی چشتی ڈپٹی سیکرٹری محکمہ اسلامیات حکومت پنجاب کا بیان

مسٹر مسعود ملک کے بعد مسٹر محمد ابراہیم علی چشتی ڈپٹی سیکرٹری محکمہ اسلامیات پنجاب کی گواہی ہوئی۔ جنہوں نے اپنا ۱۸ نومبر ۱۹۵۳ء کا تحریری بیان (دستاویز ڈی۔ ای۔ ۱۹۳) پیش کیا۔ انہوں نے کہا۔ میں اس محکمہ میں اواخر ۱۹۵۱ء میں شامل ہوا۔ یہ غالباً ستمبر یا اکتوبر کی بات ہے۔ اس سے پہلے میں سرکاری ملازمت میں نہیں تھا۔ لیکن بہت پہلے یعنی ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۱ء تک میں تحریک رفاقت پنجاب کا پرنسپل سیکرٹری رہ چکا ہوں۔

عدالت نے مسٹر چشتی سے یہ بتانے کو کہا۔ کہ محکمہ اسلامیات میں ان کے فرائض کیا تھے۔ مسٹر چشتی نے کہا۔ میں محکمہ اسلامیات کا ڈپٹی سیکرٹری تھا۔ اصولی طور پر میرے فرائض یہ تھے کہ محکمہ کے سیکرٹری کو جب اور جہاں میری اعانت درکار ہو۔ میں اُن کی مدد کروں۔ عملی طور پر میرے فرائض یہ تھے۔ کہ جو علمی معاملات محکمہ کے زیر نظر آئیں۔ اُن کے متعلق انہیں مشورہ دوں۔ یہ معاملات ذیل کی نوعیت کے ہو سکتے تھے۔

بیرونی ممالک سے کتابیں خریدنا۔ اسلامی کتابوں کی ازسرنو طباعت کے متعلق پالیسی اختیار کرنا۔ جیلوں۔ سکولوں اور کالجوں میں دیئے جانے والے لیکچروں کی یادداشتیں منظور کرنا

س: کیا محکمہ اسلامیات یا اس کے کسی ملازم نے اخبارات میں کوئی مقالہ اشاعت کے لئے دیا؟

ج: ڈائرکٹر محکمہ تعلقات عامہ جو میرے ریکارڈی تھے کبھی مجھ سے یہ کہتے کہ بعض مقالات کی ان کے لئے تصحیح کر دوں۔ یا چند اشارات یا خلاصہ دے دیں۔ اس کی بناء پر وہ مقالات لکھ دوں۔ لیکن اس کام کا محکمہ اسلامیات سے کوئی تعلق نہ تھا۔ یہ مقالات ڈائرکٹر تعلقات عامہ کی حیثیت سے ان کے اپنے استعمال کے لئے ہوتے تھے۔ سوال: ڈائرکٹر تعلقات عامہ نے آپ سے جو مقالات لکھنے یا تالیف کرنے کو کہا۔ اُن کی نوعیت کیسی تھی؟

ج: یہ مقالات عام طور پر حکومت پنجاب کی پالیسی کی توضیح میں ہوتے۔ یا ان سے کسی سمت میں حکومت پنجاب کی خدمت مقصود ہوتی یا ان کا مدعا کسی ایسی سکیم کی حمایت ہوتا جو حکومت پنجاب کی طرف سے عمل میں آ رہی ہو۔

س: کیا یہ مقالات انہوں نے اپنی سرکاری حیثیت سے اخبارات میں شائع کرائے؟

ج: مسودہ ان کے حوالے کرنے کے بعد مجھے ان سے کوئی سروکار نہ ہوتا۔ لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ وہ ان کو ڈائرکٹر کی اپنی سرکاری حیثیت سے کام میں لاتے

س: کیا آپ کو یاد ہے۔ کبھی آپ نے ڈائرکٹر تعلقات عامہ کے لئے کبھی کوئی ایسا مقالہ لکھا یا ٹھیک کیا ہو۔ جو ان کی سرکاری حیثیت سے نہیں بلکہ فرضی نام سے شائع ہوا ہو؟ ج: جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ مسودات ڈائرکٹر کے حوالے کرنے کے بعد میں ان کے متعلق نہیں دیکھا کرتا تھا۔ کہ وہ کیا ہوئے۔ لیکن میں اتنا بتا سکتا ہوں کہ جو مقالات وہ سرکاری حیثیت سے چھپا کرتے تھے۔ وہ بھی ان کے نام سے شائع نہیں ہوا کرتے تھے جہاں تک مجھے یاد ہے۔ بعض اوقات وہ اس مقالہ نگار کے نام سے لکھے جاتے تھے اور بعض اوقات فرضی نام سے۔

س: آپ نے سوال کا جواب نہیں دیا۔ جن مقالات کا ابھی ذکر ہوا کیا ان میں سے کوئی اخبارات میں فرضی نام سے شائع ہوئے؟

ج: میں آپ کو اس وقت کسی ایسے مقالہ کی تفصیل نہیں بتا سکتا۔ س: کیا آپ کو یاد ہے۔ کہ آپ نے کسی مذہبی موضوع مثلاً ختم نبوت یا احمدیت پر کبھی مقالہ کے لکھنے یا تیار کرنے میں مدد دی ہو؟

ج: مجھے یہ یاد نہیں ہے۔ کہ کوئی مقالہ کسی مذہبی مسئلے سے راست متعلق تھا۔ یا مسئلہ ختم نبوت یا احمدیہ کے بارے میں تھا۔ لیکن ہنگاموں کے بعد جمعۃ الوداع ۱۹۵۲ء کے بعد ہوئے تھے۔ حکومت پنجاب نے مسجدوں میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے خلاف مضامین شائع کرائے جن میں اس قانون کے مذہبی دلائل پیش کئے گئے تھے

س: ان اشخاص کو کس نے منتخب کیا تھا جنہوں نے اسکولوں۔ کالجوں اور جیل خانوں کے سامنے تقاریر کیں۔ ج: ہمارے پاس ایک فہرست تھی جس کو پہلے سیکرٹری نے منظور کیا تھا۔ فہرست تیار کرتے ہوئے سیکرٹری نے یہ ہدایات دی تھیں۔ کہ کون کون سے مقررروں کو کتنی کتنی بار تقاریر کا موقعہ دینا چاہیئے

س: کیا تقریر کے خلاصہ کے متعلق کسی کی منظوری ضروری تھی۔ ج: میں منظور کیا کرتا تھا۔

س: کیا ان تقاریر کے خلاصہ کا کوئی ریکارڈ رکھا گیا ہے۔ ج: جی ہاں ان کا ریکارڈ باقاعدگی کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ اور وہ ابھی آفس میں موجود ہوگا۔ س: احمدیوں کے خلاف تحریک کب زوروں پر تھی؟ ج: مجھے اندیشہ ہے میں اس کا جواب نہیں دے سکتا

س: لاہور میں آل پارٹیز مسلم کنونشن کب ہوئی؟ ج: مجھے معلوم نہیں۔ س: کیا آپ کو جولائی ۱۹۵۲ء کے بعد یہ احساس ہو گیا تھا۔ کہ علماء اور دوسرے مقرروں نے احمدیوں اور عامۃ المسلمین کے درمیان اختلافات کو بے جا طور پر اچھالنا شروع کر دیا ہے۔ ج: میں نے یہ محسوس کیا تھا۔ کہ وہ اس مسئلہ کو بہت اہمیت دے رہے ہیں۔ لیکن آیا وہ اپنے اس فعل میں حق بجانب تھے یا نہیں یہ جاننا ایک سرکاری ملازم کے فرائض سے بالا ہے۔

س: عدالت یہ فرض کرتی ہے۔ کہ اس موضوع پر آپ ہی نے وہ مقالات بھیجے۔ جو اخبارات میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے؟

ج: میں اخبارات کا مطالعہ کیا کرتا تھا۔ اور اس حیثیت سے میں نے اس موضوع پر مقالات لکھے

س: کیا آپ نے مجلس عمل کا نام نہیں سنا؟ ج: جی ہاں روزانہ سنتا تھا۔ س: کیا آپ اس کے اراکین کے نام جانتے تھے؟ ج: ہاں اور خصوصاً ان کے جو محکمہ سے تعاون کر رہے تھے۔

س: کیا آپ یہ جانتے کے بعد بھی کہ ان کا مجلس عمل سے تعلق ہے ان کو سرکاری سرپرستی عطا کی؟ ج: جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں میں نے ان کی سرپرستی نہیں کی۔ بلکہ ایسا حکومت پنجاب کی پالیسی کے تحت میرے افسران اعلیٰ نے کیا۔ جہاں تک ذاتی طور پر میرا تعلق ہے میں اس میں کوئی قباحت نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ کہ علمی معاملات میں ایسے لوگوں سے مدد لوں۔ جن کی سرگرمیاں علمی دائرے سے بڑھی ہوئی تھیں

س: آپ کے علم کے مطابق تین مطالبات کی تشکیل کب ہوئی؟ ج: میں یقین سے نہیں کہہ سکتا

س: جب آپ کو یہ معلوم ہوا۔ کہ مجلس عمل چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور دوسرے احمدیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹانے اور احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ تو کیا اس کے بعد بھی آپ نے مجلس عمل کے اراکین کو سرکاری سرپرستی سے نوازنا درست سمجھا؟ ج: جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں کہ ان لوگوں کو اس سرپرستی سے میں نے نہیں نوازا تھا۔ لیکن چونکہ عدالت میری ذاتی رائے معلوم کرنا چاہتی ہے۔ اس سوال کا جواب دینے سے جھجکتا ہوں۔ اس لئے کہ اس میں کوئی سیاسی پہلو نکل آئے گا۔ اور ایک سرکاری ملازم کی حیثیت سے مجھے اس پہلو کو نہیں چھونا چاہئے۔ اب چونکہ عدالت مجھ سے اس بارے میں میری رائے پوچھنا چاہتی ہے۔ کہ کیا مجھے سرکاری ملازم کی حیثیت سے ان کی سرپرستی کرنی مناسب تھی۔ تو میرا جواب یہ ہے۔ کہ سرکاری ملازم کی حیثیت سے میں ایسی سرپرستی نہ کرتا

گواہ نے کہا۔ مختلف اداروں میں تقریریں کرنے کے لئے اشخاص کی جو فہرست بنائی گئی تھی۔ وہ سیکرٹری مجلس کے اراکین اور میرے صلاح و مشورے سے بنی تھی۔

س: کیا کسی شخص نے ناموں کی فہرست پیش کر کے اس مشورے کا آغاز کیا تھا؟

ج: فہرست تو جلسہ میں فیصلہ ہو جانے کے بعد تیار ہوئی۔

س: کیا اس سے ہم سمجھیں۔ کہ جن لوگوں کو یہ کام سونپا جانا تھا۔ ان کی آپ نے کبھی فہرست تیار نہیں کی۔ اور نہ تقریر کرنے والوں کے ناموں میں کسی تبدیلی کی تجویز پیش کی؟ ج: جلسہ سے پہلے میں نے اسی قسم کی بات کبھی نہیں کی تھی۔ س: وہ کون سے علمی معاملات تھے جن کے بارے میں آپ سیکرٹری کو مشورہ دیا کرتے تھے؟ ج: غیر ممالک اور اپنے ملک کے بازاروں سے خریدنے کے لئے اسلامی کتب کا انتخاب۔ ان تقریروں کی منظوری جو جیلوں اور کالجوں میں کرنے کے لئے مقررین پیش کیا کرتے تھے اسلامی کتب کی ازسرنو طباعت کے انتظامات۔

س: کیا خریدی ہوئی کتابوں میں سے کوئی کتاب ایسی بھی تھی جو کسی اختلافی مسئلہ کے بارے میں ہو؟

ج: چند کتابیں اسی قسم کی تھیں۔ س: مجلس عمل کے وہ کون اراکین تھے جن کا آپ کے محکمہ سے واسطہ تھا؟

ج: میں مولانا ابوالحسنات کا نام تو یقین کے ساتھ پیش کر سکتا ہوں لیکن دوسروں کے متعلق میں یقین سے نہیں کہہ سکتا

گواہ نے کہا۔ کہ جن اشخاص کو عام جلسوں میں تقریر کرنے کی دعوت دی جاتی تھی۔ وہ اپنی تقریروں کا لب لباب پہلے سے تحریری شکل میں ان کے محکمہ کو پیش کرتے تھے

س: کیا مولانا بدایونی نے اپنی تقریر کا خلاصہ آپ کو پیش کیا تھا۔ جو انہوں نے ۱۹۵۲ء کے جلسہ سیرت النبی میں کی تھی؟ ج: وہ ایک خاص تقریب پر بلائے گئے تھے۔ اور ایسی صورتوں میں مقرر سے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ جو تقریر کرنی ہو اس کا خلاصہ بھی دکھائے۔

گواہ نے تسلیم کیا۔ کہ مولانا بدایونی کی تقریر میں وہ خود بھی موجود تھے۔ انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا۔ کہ مولانا نے اپنی تقریر میں اختلافی مسائل چھیڑے تھے۔

س: کیا ان کی تقریر احمدیوں کے خلاف نہیں تھی؟

ج: انہوں نے ختم نبوت پر اپنے خیالات ظاہر کرتے ہوئے تقریر ختم کی تھی۔ س: کیا ایسے شخص بھی ہنگاموں میں گرفتار ہوئے تھے جو محکمہ اسلامیات سے ربط و ضبط رکھتے تھے؟ ج: جی ہاں۔ میں بعض نام پیش کر سکتا ہوں مثلاً مولانا ابوالحسنات۔ مولانا ترنم اور قاضی مرید احمد ان لوگوں میں سے چند ایک ہیں۔

گواہ نے تسلیم کیا کہ انہیں بعض ایسے اشخاص کا علم ہے جو محکمہ اسلامیات سے واسطہ رکھتے تھے مگر جنہوں نے احمدیوں اور احمدیت کے خلاف عام جلسوں میں تقریریں کیں۔ یہ لوگ مولانا ابوالحسنات۔ مولانا ترنم۔ قاضی مرید احمد۔ مولانا محمد بخش مسلم اور مولانا غلام دین تھے واقعہ یہ ہے کہ ہر عالم ان دنوں احمدیت کے خلاف تقریریں کر رہا تھا۔ س: کیا آپ نے اپنی ذاتی حیثیت میں ختم نبوت کے سوال پر کوئی مقالہ اخباروں میں لکھا تھا؟

ج: میں نے ملازم ہونے کے بعد ذاتی حیثیت میں کسی موضوع پر ایک مضمون بھی نہیں لکھا۔

س: آپ کی دوسری حیثیت کیا ہے؟

ج: میری دوسری حیثیت ڈپٹی سیکرٹری محکمہ اسلامیات کی ہے۔ گواہ نے کہا میں نے اس دوسری حیثیت سے ختم نبوت یا ان مطالبات کے متعلق جو احمدیوں کے خلاف کئے گئے تھے۔ کبھی کچھ نہیں لکھا۔

س: کیا آپ نے کسی اخبار میں کبھی کسی فرضی نام سے کچھ لکھا؟ ج: نہیں۔ ملازمت میں آنے کے بعد نہیں

س: کیا آپ نے ملازمت میں آنے کے پہلے کی حیثیت سے "زمیندار" میں "مفکر" اور "مبصر" کے قلمی ناموں سے کوئی مقالہ لکھا؟ ج: نہیں ملازمت اختیار کرنے کے بعد میں نے کسی اخبار میں اپنے اصلی نام یا قلمی نام سے مقالہ نہیں لکھا۔ میں یہ بیان کر چکا ہوں کہ میں نے کبھی کبھی میر نور احمد کے لئے کچھ مقالے لکھے یا ٹھیک کئے جو بعد میں شائع ہوئے۔ مطالبات یا ختم نبوت کے مسئلہ کے بارے میں میں نے میر نور احمد کے لئے کبھی

کوئی مقالہ نہیں لکھا۔ نہ اس قسم کے کسی مقالے کی تصحیح کی۔

حکومت پنجاب کے وکیل مسٹر فضل الٰہی کی جرح کے جواب میں گواہ نے کہا۔ کہ دستاویز ڈی۔ای ۱۹۴ بورڈ آف اسلامیات کے اجلاسوں کی کارروائی کا ریکارڈ ہے۔ بورڈ آف اسلامیات کو مجلس مشاورت کہا جاتا تھا یعنی۔ ازراہ کرم دستاویز ڈی۔ای ۱۹۴ ملاحظہ کیجئے اور بتلایئے کہ کیا اس میں کسی ایسے اجلاس کی کارروائی ہے جو مقرروں کے انتخابات کے لئے منعقد کیا گیا تھا؟

ج:۔ نہیں طریق کار یہ تھا کہ جہاں تک اصولی فیصلوں کا تعلق ہے وہ مجلس مشاورت کی کارروائی میں قلمبند کئے جاتے تھے۔ لیکن جہاں تک محکمے کی روزمرہ کارروائیوں کے سلسلہ متعلقہ ممبروں کے مشوروں کا تعلق ہے وہ انتظامیہ نوٹ میں درج کئے جاتے تھے۔

عدالت کے ایک سوال کے جواب میں گواہ نے بتایا۔ کہ مقرروں کو منتخب کرنے کے سلسلے میں جو اجلاس ہوتے تھے۔ ان کا ریکارڈ موجود تھا جس کی ایک مستقل فائل تھی۔ لیکن وہ بورڈ کی کارروائی کی شکل میں محفوظ نہیں رکھی جاتی تھی۔ اس میں صرف منظور شدہ مقرروں کے نام تھے

س:۔ اس فائل کا کیا نام تھا؟

ج:۔ مقرروں کی پالیسی فائل۔

س:۔ کیا اس فائل کو دیکھنے سے معلوم ہو سکے گا۔ کہ آپ کی پالیسی کیا تھی؟

ج:۔ یقیناً۔ اس فائل میں محکمہ کی پالیسی کا مختصر سا حوالہ ملے گا۔ س:۔ کیا مقررین کے انتخاب کے لئے جو اجلاس ہوتے تھے۔ ان کی کارروائی محفوظ کی جاتی تھی؟

جواب:۔ باقاعدہ طور پر کارروائی قلمبند نہیں کی جاتی تھی۔ لیکن جو فیصلے کئے جاتے تھے۔ ان کی بعض یادداشتیں محفوظ کر لی جاتی تھیں جن کی مدد سے وہ منظور شدہ فہرست تیار کی جاتی تھی۔ جس کا میں نے ابھی ذکر کیا۔ یہ فہرست ہمیشہ سیکرٹری تحریری طور پر منظور کرتا تھا۔

سوال:۔ کیا وہ یادداشتیں محفوظ ہیں؟

جواب:۔ منظور شدہ فہرست تیار کرنے کے بعد ان کو ضائع کر دیا جاتا۔ سوال:۔ عدالت آپ کی اس بات پر کس طرح یقین کر سکتی ہے۔ کہ جسے آپ منظور شدہ فہرست کہہ رہے ہیں۔ وہ آپ نے خود تیار نہیں کی تھی؟ جواب:۔ سب سے پہلے تو اس سلسلے میں سیکرٹری سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ میرا تجویزی نوٹ ملاحظہ کیا جائے۔ جس میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ یہ فہرست سیکرٹری سے صلاح و مشورہ کرنے کے بعد تیار کی گئی ہے۔

گواہ نے کہا۔ کہ میرے دفتر میں ایسا ریکارڈ موجود نہیں ہے۔ کہ جس سے ظاہر ہو سکے۔ کہ اس قسم کے اجلاسوں میں مجلس کے بعض ممبر شرکت کیا کرتے تھے۔ سوال:۔ کیا کوئی ایسا ریکارڈ ہے جس سے ثابت ہو سکے۔ کہ اس قسم کے اجلاسوں کا ایجنڈا پہلے سے تیار کیا جاتا تھا۔ اور تقسیم کیا جاتا تھا؟ جواب:۔ جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں، مقرروں کا انتخاب مجلس مشاورت کی باقاعدہ کارروائی کا حصہ نہیں تھا۔ لیکن جہاں تک ایجنڈا اور بورڈ کے ممبروں کی شرکت کا تعلق ہے اس کا ریکارڈ موجود ہے۔ سوال:۔ آپ نے سوال کا جواب نہیں دیا۔ سوال یہ ہے کہ کیا آپ کے دفتر میں کوئی ایسا ریکارڈ موجود ہے۔ جس سے ظاہر ہو سکے۔ کہ مقرروں کا انتخاب کرنے کے لئے نوٹس کے بعد باقاعدہ اجلاس منعقد ہوا کرتے تھے۔ اور ان اجلاسوں میں کچھ فیصلے کئے جاتے تھے؟ جواب۔ نہیں۔ کیونکہ مقررین کا انتخاب بورڈ کے باقاعدہ فرائض میں شامل نہیں تھا۔ اور محض ایک عملی اقدام کی حیثیت سے ہوتا تھا۔

مسٹر فضل الٰہی نے اپنی جرح شروع کرنے کے بعد گواہ کو بتایا۔ کہ در حقیقت مقررین کو منتخب کرنے کے لئے کوئی اجلاس نہیں ہوا کرتے تھے۔ ہوتا یوں تھا۔ کہ گواہ خود بعض لوگوں کو منتخب کر دیا کرتے تھے۔ میر نور احمدؐ اپنی طرف سے کچھ لوگ نامزد کر دیا کرتے تھے۔ اور ان کی فہرست بنا دی جاتی تھی۔

اس کے جواب میں گواہ نے کہا، کہ اگر آپ کا مطلب یہ ہے۔ کہ مقررین کو منتخب کرنے کے بارے میں جو بات چیت ہوا کرتی تھی وہ مشاورتی مجلس کے باقاعدہ فرائض میں شامل نہیں تھی۔ تو یہ درست ہے۔ لیکن اگر آپ کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس قسم کی بات چیت اور مشورے ہی نہیں ہوا کرتے تھے تو یہ غلط ہے۔ جہاں تک سوال کے آخری حصے کا تعلق ہے۔ وہ غلط اتہام ہے۔

عدالت کے اس سوال کے جواب میں کہ کیا مجلس کے کسی ایسے ممبر کا نام بتا سکتے ہیں۔ جن کی موجودگی میں مقررین کا انتخاب کیا گیا ہو۔ گواہ نے مولانا ابوالحسنات۔ محمدؐ احمد اور مفتی محمدؐ حسین کا نام بتایا۔ سوال:۔ براہ مہربانی رجسٹر دیکھ کر بتایئے۔ کہ مولانا ابوالحسنات محمدؐ احمدؐ نے کس تاریخ کو مقررین کے انتخاب میں حصہ لیا۔ اور مفتی محمدؐ حسین نے کس تاریخ کو؟ جواب:۔ رجسٹر دیکھ کر میں آپ کو صرف یہ بتا سکتا ہوں، کہ آیا ان دونوں حضرات نے بورڈ کے اجلاس میں شرکت کی یا نہیں۔ لیکن اس رجسٹر میں یا کسی اور رجسٹر میں کوئی ایسا ریکارڈ موجود نہیں ہے۔ جس سے یہ ثابت کیا جا سکے۔ کہ فلاں تاریخ کو فلاں فلاں مشاورتی مجلس کے اجلاس میں منتخب کئے گئے تھے۔ مثال کے طور پر مولانا غلام دین۔ مولانا ترنم اور مولانا خادم حسین کے نام مولانا ابوالحسنات ہی نے تجویز کئے تھے۔ سوال:۔ یہ نام مختلف اوقات میں تجویز کئے گئے یا ایک اجلاس میں؟۔

جواب:۔ یہ سب نام ایک ہی اجلاس میں تجویز کئے گئے تھے۔ البتہ نامزدگیاں مجلس کے ارکان سے صلاح و مشورہ کرنے کے بعد مختلف اوقات میں کی گئیں۔

گواہ نے عدالت کو بتایا۔ کہ بڑی فہرست ایک ہی وقت میں تیار کی گئی تھی۔ لیکن وقتاً فوقتاً ترمیم و اضافہ ہوتا رہا۔

ملک حبیب اللہ:۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل

پولیس سی۔آئی۔ڈی پنجاب کے سابق اسسٹنٹ ملک حبیب اللہ نے تحقیقاتی عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ ۲ر مارچ ۱۹۵۳ء کی شام کو مسٹر انور علی انسپکٹر جنرل پولیس کی ہدایات کے مطابق میں نے ٹیلیفون پر راولپنڈی۔ گوجرانوالہ۔ منٹگمری۔ ملتان۔ سرگودھا۔ اور لائل پور کے پولیس سپرنٹنڈنٹوں کو کچھ ہدایات دیں۔ ہدایات یہ تھیں۔ کہ انہیں رضاکاروں کو کراچی جانے سے روکنے کے لئے ترغیب سے کام لینا چاہیئے۔ اور بااثر لوگوں پر زور دینا چاہیئے۔ کہ وہ انہیں جانے سے روکیں۔ لیکن اگر یہ طریقے ناکام ہو جائیں۔ اور پولیس کو طاقت استعمال کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نظر نہ آئے۔ تو پولیس کو چاہیئے۔ کہ وہ انہیں جانے دے۔

عدالت کے ایک سوال کے جواب میں گواہ نے بتایا۔ کہ یہ ہدایات ۳ر مارچ تک نافذ العمل رہیں۔

سوال:۔ کیا ان ہدایات کو منسوخ کر کے کچھ اور ہدایات دی گئیں۔ جواب:۔ ۳ر مارچ دوپہر کے وقت انسپکٹر جنرل پولیس نے مجھے ہدایات دیں کہ میں متعلقہ سپرنٹنڈنٹوں کو مطلع کر دوں۔ کہ اس سے پہلے جو ہدایات دی گئی تھیں وہ منسوخ کر دی گئی ہیں۔

وکیل کی جرح کے جواب میں گواہ نے بتایا۔ کہ ان ہدایات میں یہ حکم بھی شامل تھا۔ کہ رضاکاروں کو گرفتار نہ کیا جائے۔ سوال:۔ کیا کوئی تازہ ہدایات بھی دی گئیں؟ جواب:۔ اصل ہدایات یکم مارچ کو جاری کی گئی تھیں جو یہ تھیں۔ کہ کراچی جانے والے رضاکاروں کو ترغیب سے روکنے کی کوشش کی جائے۔ یہ ہدایات وائرلیس پر دی گئی تھیں۔ اور مجھے یاد نہیں۔ کہ ان میں گرفتاری سے متعلق بھی کہا گیا تھا یا نہیں۔ ۳ر مارچ کی ہدایات منسوخ کرنے کا مطلب یہ تھا۔ کہ یکم مارچ کی ہدایات پھر سے نافذ ہو جائیں گی۔

غالباً ۲ر مارچ کو میں نے گوجرانوالہ کے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو ہدایات پہونچائیں کہ وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو بتا دیں کہ صورت حال کو سختی سے قابو میں لانے کی کوشش کی جائے۔ یہ ہدایات اس لئے جاری کی گئی تھیں کہ ضلع گوجرانوالہ میں بعض مقامات پر ریلوں کی آمد و رفت میں مداخلت کی گئی تھی۔ سوال:۔ کیا آپ نے ۲ر مارچ کی ہدایات ڈی۔آئی۔جی ملتان مسٹر نون کو بھی دی تھیں جواب۔ نہیں۔ دستاویز ڈی۔ای ۱۹ ان ہدایات کی صحیح نقل ہے۔ جو ۲ر مارچ کو سپرنٹنڈنٹ پولیس گوجرانوالہ کو دی گئیں۔ اس دستاویز کے حاشیہ میں یہ بھی مذکور ہے کہ ہوم سیکرٹری نے بھی اس بارے میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گوجرانوالہ سے بات کی تھی۔

مسٹر دولتانہ کے وکیل مسٹر یعقوب علی خان کی جرح کا جواب دیتے ہوئے گواہ نے کہا کہ دستاویز ڈی۔ای ۱۹۱ وہ نوٹ ہے جو ٹیلیفون پر دی جانے والی ہدایات کے متعلق تحریر کیا گیا تھا۔ یہ نوٹ فائل ۱۶ (۱۹)-۱ جلد ا کے صفحہ پر موجود ہے۔ یہ ہدایات آئی۔جی پولیس اور ہوم سیکرٹری نے ۳ر مارچ کو چیف سیکرٹری سے ۲ر مارچ کو وزیر اعلیٰ نے ۲ر مارچ کو ملاحظہ کیں۔ میں نے یہ نوٹ آئی جی کے نام مارک کر دیا تھا۔ انہوں نے ہوم سیکرٹری کو بھیجا۔ اور ہوم سیکرٹری نے چیف منسٹر کو بھیج دیا۔ میں نے یہ نوٹ ۲ر مارچ کو آئی جی کو بھیجا تھا۔ سوال۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ ۲۸ فروری کو تمام پولیس سپرنٹنڈنٹوں کو ہدایات جاری کر دی گئی تھیں کہ رضاکاروں کو کراچی نہ جانے دیا جائے۔ اور اگر وہ جائیں۔ تو اس کی اطلاع کراچی اور سندھ کی پولیس کو دی جائے۔ جواب۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس قسم کی ہدایات جاری کی گئی تھیں۔ لیکن میں اصل پیغام دیکھے بغیر نہیں بتا سکتا۔ کہ یہ کس تاریخ کو جاری کی گئی تھیں۔ مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ یہ ہدایات بذریعہ سگنل دی گئی تھیں یا بذریعہ ٹیلیفون اور یہ اسی سوال کے الفاظ میں تھیں یا مختلف لفظوں میں جہاں تک مجھے یاد ہے ان ہدایات میں کہا گیا تھا کہ پولیس سپرنٹنڈنٹ پنجاب سی آئی ڈی کو کراچی یا لاہور جانے والے رضاکاروں کی ٹھیک ٹھیک تعداد اور نقل و حرکت سے مطلع کریں۔ سوال کیا لاہور پولیس کو ۲ یا ۳ مارچ کو کوئی اطلاع ملی کہ رضاکار کراچی روانہ ہو چکے ہیں؟ جواب۔ مجھے یاد نہیں کہ کس متصل ضلع سے کوئی اس قسم کی اطلاع موصول ہوئی ہو۔ وزیر اعلیٰ کے مکان پر ۲۷ر فروری کو جو اجلاس منعقد ہوا۔ میں اس میں شریک تھا۔ اس اجلاس میں دوسری چیزوں کے علاوہ یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ لاہور سے کراچی جانے والے رضاکاروں کے بارے میں سندھ اور کراچی پولیس کو اطلاع دے دی جائے۔ تاکہ راستہ میں ان کی گرفتاری کے انتظامات کئے جا سکیں۔ یہ ہدایات ضلعی حکام کے نام جاری کر دی گئیں لیکن

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

آسام کے باغی قبائل بھارتی قیدیوں کو رہا کرنے پر رضامند ہو گئے

شیلانگ ۲۴ نومبر۔ تازہ ترین اطلاعات کے متعلق آسام و برما کی سرحد کے سرکش پہاڑی قبائل نے بھارتی حکام سے وعدہ کیا ہے۔ کہ اگر قبائل کے خلاف تادیبی کارروائی کا فیصلہ ترک کر دیا جائے۔ تو وہ بھارتی فوجیوں کو جو ان کی قید میں ہیں۔ رہا کر دیں گے۔ اس سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ کوہستانی علاقہ ابور کے خانہ بدوش قبائل نے بھارت کی ایک سرکاری جماعت پر حملہ کر کے چالیس افراد ہلاک کر دیئے تھے اور سات افراد کو گرفتار کر کے حکومت ہند سے ان کی رہائی کے لئے زرِ فدیہ کا مطالبہ کیا تھا۔ اس کے جواب میں بھارتی حکومت نے سرکش قبائل کے خلاف وسیع پیمانہ پر فوجی کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

متروکہ منقولہ املاک کے متعلق معاہدہ

بھارت نے پاکستان کی ترمیمیں منظور کر لیں

نئی دہلی ۲۴ نومبر۔ حکومت پاکستان نے منقولہ متروکہ املاک سے متعلق بھارت سے کئے ہوئے حالیہ معاہدہ میں جو ترمیمات پیش کی تھیں۔ بھارتی حکومت نے انہیں منظور کر لیا ہے۔ اور بذریعہ تار حکومت پاکستان کو اس فیصلہ سے آگاہ کر دیا ہے۔ مزید برآں بھارتی حکومت نے حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ بھی کیا ہے۔ کہ اس معاہدہ پر یکم دسمبر سے عملدر آمد شروع کر دیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ بعض ترمیمات کو بھارت نے غیر ضروری خیال کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے ان پر نظر ثانی کرنے کی درخواست کی ہے۔ بھارتی حکومت نے اس معاہدہ پر عملدر آمد کے طریقے سے متعلق بعض نکات پیش کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ ان نکات کے متعلق اپنے فیصلے سے اسے جلد آگاہ کرے۔ حکومت پاکستان نے اس معاہدے میں ترمیمات کرتے وقت ان نکات سے متعلق اپنا فیصلہ محفوظ رکھا تھا۔ بھارتی حکومت نے یہ بھی درخواست کی ہے۔ کہ حکومت پاکستان بذریعہ تار بھارتی حکومت کو مطلع کرے۔ کہ غیر منقولہ بھارتی املاک کے متعلق گفت و شنید کونسی تاریخ سے شروع ہونی چاہیئے۔ بھارتی حکومت نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے۔ کہ عبادت گاہوں اور متبرک مقامات کے متعلق جو فیصلے ہو چکے ہیں۔ ان کی منظوری دی جائے۔

وزیر داخلہ لاہور جا رہے ہیں

کراچی ۲۴ نومبر۔ پاکستان کے وزیر داخلہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی ۲۶ نومبر کو پاکستان میل سے لاہور روانہ ہو جائیں گے۔ ان کے ہمراہ وزارت داخلہ کے سکرٹری مسٹر جی احمد ہوں گے۔ توقع ہے۔ کہ وزیر داخلہ ایک ہفتہ لاہور میں قیام کریں گے۔

کراچی ۲۴ نومبر۔ حکومت پاکستان کو توقع ہے۔ کہ آئندہ سال مغربی اقوام سے غلہ کے لئے رعایت حاصل کرنے کی ضرورت نہ ہو گی۔ اس نے مشینیں حاصل کرنے کے لئے دیگر ایشیائی اقوام مثلاً بھارت انڈونیشیا اور جاپان سے بھی حال ہی میں اہم تجارتی معاہدے کئے ہیں۔

بھارتی پناہ گزینوں کو معاوضہ دینے کا اعلان

ہفتہ سے ہنڈیوں کی تقسیم شروع ہو جائیگی

نئی دہلی ۲۴ نومبر۔ آل انڈیا ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہفتہ کے روز بھارت میں پناہ گزینوں کو معاوضہ کی ادائیگی شروع ہو گی۔ بھارت کے وزیر آبادکاری مسٹر اجیت پرشاد جین خود پناہ گزینوں کو ہنڈیوں کی شکل میں معاوضہ ادا کریں گے۔ یہ ہنڈیاں امپیریل بنک آف انڈیا دہلی کے نام ہوں گی۔ اور اس اسکیم کے ماتحت ۵۰ ہزار پناہ گزینوں کو جن میں بیوائیں بوڑھے اور بیمار لوگ شامل ہیں۔ معاوضہ ملے گا۔

مشرقی بنگال میں مخالف جماعتوں کو کامیابی ہو گی

کراچی ۲۴ نومبر۔ جناح عوامی لیگ کے کنوینر مسٹر حسین شہید سہروردی آج ڈھاکہ سے واپس کراچی پہنچ گئے۔ ہوائی اڈے پر جناح عوامی لیگ کے عہدیداروں اور معززین شہر نے ان کا استقبال کیا۔ ہوائی اڈے پر انہوں نے خیال ظاہر کیا۔ کہ مشرقی بنگال کے انتخابات میں مخالف جماعتوں کو کامیابی حاصل ہو گی۔ انہوں نے بتایا۔ کہ جب وہ ڈھاکہ سے روانہ ہوئے۔ تو عوامی لیگ کے کارکنوں کی طرف سے انہیں روکنے کی کوشش کی گئی۔ اور ان کی روانگی کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ موصوف نے بتایا۔ کہ وہ بہت جلد مشرقی پاکستان جائیں گے۔

کلکتہ ۲۴ نومبر۔ ہفتہ میں ایک بار دہلی سے قندھار تک براہ لاہور اور کابل جو نئی ہوائی سروس شروع کی گئی ہے۔ اس کے پیش نظر انڈین ایر لائنز کارپوریشن نے بمبئی اور کابل کے درمیان اپنی موجودہ بمبئی کابل سروس بند

تحقیقاتی عدالت کی کارروائی

بقیہ صفحہ ۷

مجھے یہ معلوم نہیں۔ کہ کب کی گئیں۔ گواہ نے بتایا کہ یہ حقیقت ہے۔ کہ ۲ مارچ کو سے بہت سے رضاکار لاہور آنا شروع ہو گئے تھے میرے لئے یہ بتانا ممکن نہیں۔ کہ ۲ مارچ کی ہدایات جاری کرنے کا خیال حسب نے شروع میں کیا۔ اس کا مقصد کیا تھا۔ سوال:۔ کیا اس معاملہ پر آپ نے آئی۔ جی سے بات چیت نہیں کی؟ جواب:۔ بعد میں ایسے مواقع آئے۔ جب میں نے اس مسئلہ پر آئی۔ جی سے گفتگو کی۔ ان سے مجھے یہ معلوم ہوا۔ کہ مقصد یہ تھا۔ پولیس کو صوبے کے مختلف اضلاع میں پھیلانے کی ضرورت سے بچا جائے۔ تاکہ ضرورت پڑے۔ تو تھوڑے سے مقامات پر اقدام کیا جا سکے۔ (باقی)

سرکاری وکیل مجھے لامذہب کہہ کر عوام کو میرے قتل پر ابھار رہا ہے

تہران ۲۳ نومبر۔ ایرانی فوجی عدالت میں ڈاکٹر محمد مصدق سابق وزیر اعظم ایران کے خلاف غداری کے الزام میں مقدمہ کی سماعت پر گذشتہ روز ایک دلچسپ واقعہ رونما ہوا۔ جبکہ ڈاکٹر محمد مصدق نے غیظ و غضب میں عدالت سے باہر نکل جانے کی کوشش کی۔ مگر ان کو زبردستی روک کر بٹھا دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ عدالت میں سرکاری وکیل جنرل آزمودہ نے بحث کے دوران محمد مصدق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اس شخص کا کوئی مذہب نہیں۔ اس نے ۱۹ اگست کو صرف بہت سے آدمیوں کو ہلاک کیا ہے۔ بلکہ اس نے اپنے اس حلف کی بھی خلاف ورزی کی ہے۔ کہ جو اس نے قرآن پاک پر اٹھایا تھا۔ کہ وہ شاہ ایران کا وفادار رہے گا۔ سرکاری وکیل کے مذکورہ بیان نے ڈاکٹر مصدق کو بالکل غضبناک کر دیا۔ اور انہوں نے جوش غضب میں عدالت سے باہر نکل جانے کی کوشش کی۔ مگر انہیں زبردستی روک کر بٹھا دیا گیا۔ اس پر مصدق نے عدالت کو بتایا۔ کہ یہ سرکاری وکیل یہ بتا کر کہ میں خدا کا پرستار نہیں ہوں۔ عوام کو میرے خلاف ابھار رہا ہے۔ تاکہ مجھے قتل کر دیا جائے۔ میری زندگی اب خطرہ میں ہے۔ عدالت کا فرض ہے۔ کہ وہ میری حفاظت کرے۔ جنرل آزمودہ سرکاری وکیل نے پھر جب ڈاکٹر مصدق کو لامذہب شخص کہہ کر خطاب کیا۔ تو مصدق نے پھر شور مچایا۔ اور کہا۔ کہ میں اب یہاں نہیں ٹھہر سکتا۔ خواہ آپ مجھ کو قتل کر دیں۔ اب آپ مجھے ہاتھ پاؤں باندھ کر یہاں رکھ سکتے ہیں۔ عدالت نے مصدق کو بتایا۔ کہ "تم فوج کی حفاظت میں ہو۔" مصدق نے جواب دیا۔ کہ اس قسم کے حادثے کے لئے کوئی دیر نہیں لگتی۔ جنرل آزمودہ نے مصدق کے اس احتجاج کے جواب میں بتایا کہ "جو شخص شاہ ایران پر حملہ کرے۔ وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔" بالآخر عدالت نے سرکاری وکیل کو حکم دیا۔ کہ مذہبی بحث ترک کر دی جائے۔

اسرائیل کا نیا متوقع وزیر اعظم

یروشلم ۲۵ نومبر۔ اسرائیل کے موجودہ وزیر اعظم مسٹر بین گیوریاں کے مستعفی ہونے کے بعد وزیر خارجہ مسٹر موشے شاریٹ کو وزارت عظمیٰ کے واحد امیدوار کے طور پر منتخب کیا گیا ہے۔ مسٹر گیوریاں نے کہا ہے کہ وہ باقی عمر نجف کے پہاڑوں میں گڈریے کے طور پر بسر کریں گے ملک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت "اسرائیل" (لیبر پارٹی) کی سیاسی کمیٹی نے گذشتہ رات مسٹر شاریٹ کو امیدوار منتخب کیا۔ اس فیصلے کی توثیق پارٹی کی مرکزی کمیٹی کرے گی۔ لیکن اس بارے میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ کہ مرکزی کمیٹی بھی من و عن توثیق کرے گی۔

وزیر اعظم ۳۰ نومبر کو کراچی واپس آئیں گے

کراچی ۲۵ نومبر۔ آنریبل مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان دوشنبہ ۳۰ نومبر کو بلوکی (پنجاب) سے کراچی واپس آئیں گے۔

گورنر جنرل ۵ دسمبر کو واپس آئیں گے

کراچی ۲۵ نومبر۔ ہز ایکسیلنسی مسٹر غلام محمد ۵ دسمبر کو ہوائی جہاز کے ذریعہ کراچی پہنچنے والے ہیں۔ ہز ایکسیلنسی مسٹر عبدالرشید قائم مقام گورنر جنرل پاکستان میل سے ۴ دسمبر کو لاہور روانہ ہوں گے۔ اور دوسرے روز شام کو لاہور پہنچ جائیں گے۔

برمودا کانفرنس میں شرکت کیلئے

مسٹر چرچل آئندہ منگل کو روانہ ہوں گے

لندن ۲۵ نومبر۔ ہیا خبر حلقوں کا کہنا ہے کہ برمودا کانفرنس میں شرکت کے لئے برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل آئندہ منگل کے روز انگلستان سے روانہ ہوں گے۔ برطانیہ کے وزیر مملکت مسٹر سیلون لائیڈ آج نیویارک سے لندن روانہ ہو رہے ہیں۔ تاکہ وہ کانفرنس کے انعقاد سے قبل برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کو بعض امور کے متعلق نئی صورت حال سے مطلع کر سکیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ معاہدہ شمالی اوقیانوس کے سیکرٹری جنرل لارڈ اسمے بھی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ اگرچہ وہ کانفرنس کے پورے سیشن میں تو شریک نہیں ہوں گے جو ۴ دسمبر سے شروع ہو کر ۵ روز تک جاری رہے گا۔ تاہم وہ معاہدہ اوقیانوس کے نمائندے کی حیثیت سے کانفرنس کے اکثر اجلاسوں میں موجود رہیں گے۔ تاکہ متعلقہ امور کے بارے میں مناسب مشورہ دے سکیں۔

کابل میں یوم میلاد النبیؐ

کابل ۲۳ نومبر۔ کل پاکستانی سفارت خانہ کابل میں یوم میلاد النبی منایا گیا۔ کرنل اے ایس بی شاہ سفیر پاکستان نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے رسول اکرمؐ کی تعلیم اتحاد پر زور دیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک مسلمانوں کو اپنے تمام اختلافات ختم کرنے کی نصیحت فرماتے رہے۔ مقررین میں ہز ایکسیلنسی فواد الخطیب سفیر سعودی عرب اور ہز ایکسیلنسی غلام علی سمسانی ایرانی نائب سفیر بھی شامل تھے۔